Al-ʻUlūm Journal of Islamic Studies (AUJIS)
2020, 1(2), 69 - 87

طبقات "فقہائے حنفیہ" پر مؤلفات: تعارفی و تجزیاتی مطالعہ

The Compilation of Categories of *Ḥanafī* Jurists: An Introductory and Analytical Study

Majid Nawaz *, Muhammad Aslam, (Ph.D)[1]**

*PhD Scholar, University of Karachi, Karachi
**Assistant Prof. (Visiting) International Islamic University, Islamabad.

Keywords:

Fiqh Literature, *Ḥanafī Fiqh*, Jurists, *Ṭabaqāt-ul-Fuqahā*, Jurisprudence

Abstract: *Islamic Jurisprudence has vast ground to address human deliberations to solve and address the issues which are part of society in day to day life. The scholars have been adopted those specified jurists they had compiled Ḥanafī Fiqh for because of social experiments with the evolution of its progress. The work juristically has advanced to meet social challenges with the passage of time in different classes and groups across Ḥanafī Fiqh in the world that was titled classes of Ḥanafī Jurists (Ṭabaqāt-ul-Fuqahā). The later scholars prepared the research work on these classes of Ṭabaqāt-ul-Fuqahā to get verification about any religious order and command from the literature of Jurists. This study explores the scholar's views regarding these Ḥanafī classes to assess and comparison on behalf of a basic principle of Ḥanafī Fiqh. The historical overview of these classes provides a brief introduction to the evolution of Ḥanafī jurists in the world and describes their research work concerning contemporary problems among human and social trends. This research may awake modern researcher to put their work addressing society based matters which has a social requirement to open new avenues for the next step among the researchers of Islamic Sharī'ah*

Nawaz, M. and Aslam, M. (2020). The Compilation of Categories of *Ḥanafī* Jurists: An Introductory and Analytical Study. *Al-ʻUlūm Journal of Islamic Studies*, 1(2), *69 - 87*

© 2020 AUJIS. All rights reserved

[1]Corresponding author, Email: hafizaslam786@gmail.com

C

Content from this work is copyrighted by *Al-ʻUlūm* Journal of Islamic Studies, which permits restricted commercial use, research uses only, provided the original author and source are credited in the form of a proper scientific referencing.

علم فقہ کی اصطلاح میں احکام شرعیہ کو تفصیلی دلائل کے ساتھ جاننے والے کو فقیہ کہتے ہیں۔ اس کی جمع فقہا آتی ہے۔ ہر دور میں فقہائے کرام موجود رہے جو اُمت مسلمہ کی احکام شرعیہ کے حوالے سے رہنمائی کرتے رہے۔ فقہائے کرام کو چند طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ طبقاتِ فقہا کی معرفت اہل علم اور اصحاب افتاء کے لئے از حد ضروری ہے۔ یہ وہ علم ہے جس کے ذریعے فقہائے کرام کے مقام و مرتبہ کے بارے میں معرفت حاصل ہوتی ہے۔ طبقاتِ فقہا کی معرفت سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ کون سا فقیہ کس درجہ میں ہے اور اگر فقہائے کرام کے اقوال متعارض و متضاد آجائیں تو کس کے قول کو ترجیح دی جائے گی۔ علما نے اس فن پر متعدد کتب تصنیف کیں اور مختلف طبقات کے تحت فقہا کے تراجم وتعارف کو ذکر کیا ہے۔
طبقاتِ فقہا کی معرفت کی اہمیت وافادیت کو بیان کرتے ہوئے ابن الحنائی "طبقات الحنفیۃ" میں فرماتے ہیں:

"لا بد للمفتي المقلد أن يعلمها ،حتى يعلم حال من يفتي بقوله في مرتبة الرواية ودرجة الرواية ،ليكون على بصيرة وافية في التمييز بين القائلين المتخالفين وقدرة كافية في الترجيح بين القولين المتعارضين "[1]

(مفتی مقلد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس ضابطہ کو جانے، یہاں تک وہ جس کے قول پر فتوی دے رہا ہے اس کے حال کو روایت کے مرتبہ میں اور روایت کے درجہ میں جانتا ہو، تاکہ اس کے پاس دو مخالف قائلین کے اقوال کے درمیان فرق کرنے کی کافی بصیرت ہو اور اس کے پاس دو متضاد اقوال کے درمیان ترجیح دینے کے لئے کافی قدرت ہو۔)

اسی طرح ابن عابدین شامی کی "رد المختار"[2] میں اور امجد علی اعظمی کی "بہار شریعت"[3] میں ہے۔

اس عبارت سے طبقاتِ فقہا کی معرفت کی ضرورت واہمیت بالکل عیاں ہے۔ جب تک مفتی کو کسی روایت کے درجہ اور مرتبہ کی واقفیت نہیں ہو گی اور جس فقیہ سے روایت مذکور ہے اس کا درجہ اور طبقہ معلوم نہیں ہو گا اس وقت تک دو مخالف اور متضاد روایات کے درمیان فرق کرنا، ایک روایت کو دوسری روایت پر ترجیح دینا اور ایک روایت جو محتمل الامرین ہو اس میں ایک امر کی تعیین کرنا بہت مشکل ہو گا۔

1۔ علاء الدین بن امر اللہ حمیدی، طبقات الحنفیۃ (**بغداد**: مطبعة ديوان الوقف السنی، س ن)، ۱: ۱۴۵۔

2۔ محمد امین بن عمر شامی، شرح عقود رسم المفتی (**کراچی**: مکتبۃ البشری، ۱۴۳۰ھ)، ۹۔

3۔ امجد علی اعظمی، **بہار شریعت** (**کراچی**: مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ)، ۳: ۱۰۵۷۔

فقہا کے تراجم ذکر کرنے کے فوائد

علما و فقہا کے تراجم یعنی حالات زندگی ذکر کرنے میں چند عمدہ فوائد ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

پہلا فائدہ۔ یہ ہے کہ علما و صلحا کے ذکر سے دلوں کو سکون ملتا ہے اس لیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا۔

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾[4] (ترجمہ: اللہ کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔)

اور سلف میں سے ایک جماعت نے کہا کہ اس سے مراد رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کا ذکر کرنا ہے اور انہیں یہ شرف اور فضیلت (۱) نبی اکرم ﷺ کی زیارت (۲) دین کا علم حاصل کرنے (۳) اور نبی اکرم ﷺ کی کامل اتباع کرنے کی وجہ سے حاصل ہوا تو تابعین اور ان کے بعد والے علما جب آخری دو وجوہ شرف میں ان کے ساتھ شریک ہیں تو ان تابعین اور مابعد کے علما کے ذکر اور تذکرے سے بھی دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔[5]

دوسرا فائدہ۔ یہ ہے کہ فقہائے کرام کے مناقب اور احوال کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور ہم ان کے اچھے اعمال اور کردار سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور ان کے آداب و اخلاق سے اپنے آپ کو مزین اور آراستہ کرتے ہیں۔[6]

تیسرا فائدہ۔ یہ ہے کہ ان کے مراتب و درجات کے بارے آگاہی اور ان کے زمانہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے جس کی بدولت ہم ہر فقیہ کو اس کے مرتبہ پر رکھتے ہیں، نہ ہی عالی کو اس کے مرتبہ سے نیچے لاتے ہیں اور نہ کسی دوسرے کو اس سے بلند کرتے ہیں بلکہ ہر ایک کو اس کے مقام پر رکھتے ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے۔

﴿وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ﴾[7] اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"امرنا رسول الله ﷺ أن ننزل الناس منازلهم "[8]

---

[4] القرآن ۱۳:۲۸۔

[5] عبد القادر قرشی، الجواهر المضية في طبقات الحنفية (بیروت: دار احیاء الکتب العربیہ، ۱۴۰۸ء)، ۱:۱۰۔

[6] علی بن سلطان ہروی، الاثمار الجنية في اسماء الحنفية (ہند: مکتبہ خدا بخش، ۲۰۰۲ء)، ۱:۱۳۶۔

[7] القرآن ۱۲:۷۶۔

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم لوگوں کو ان کے مراتب پر رکھیں۔[9]

چوتھا فائدہ۔ یہ ہے کہ ہمارے آئمہ اور اسلاف ہمارے لیے ہمارے والدین کی طرح ہیں، انہوں نے امور آخرت کے حوالے سے ہماری رہنمائی کی جو کہ ہمیشہ کا گھر ہے، انتہائی غیر مناسب ہے کہ ہم ان کے حالات سے بے خبر رہیں اور ان کی معرفت نہ رکھتے ہوں۔[10]

پانچواں فائدہ۔ یہ ہے کہ اگر ہم ان فقہائے کرام کے حالات سے باخبر ہوں گے تو جب ان کے اقوال کے درمیان تعارض ہو گا تو ہم اس فقیہ کے قول کو ترجیح دیں گے جو ان میں سے زیادہ علم و تقوی والا ہو گا اور اس کے قول پر عمل کریں گے۔

چھٹا فائدہ۔ جب ان فقہائے کرام کا تعارف آئے گا تو ان کی کتب کا ذکر بھی ہو گا، جس سے ان کتابوں کی عظمت و جلالت ظاہر ہو گی۔[11]

کتب طبقات

علمائے کرام نے مفسرین کرام، آئمہ حدیث اور فقہا کو مختلف طبقات میں تقسیم کرنے کے لئے کتب تصنیف کی ہیں ۔لہذا ضرورت اس امر کی تھی کہ یہ جانا جائے کہ علم طبقات پر لکھی گئی کتب میں کس چیز کو بیان کیا جاتا ہے چنانچہ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے محمد بن جعفر الکتانی "الرسالۃ المستطرفہ "میں کتب طبقات کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وهی التی تشتمل علی ذکر الشیوح وأحوالهم ورواياتهم طبقة بعد طبقة وعصر ا بعد عصر الی زمن المؤلف "[12]

8۔ سلیمان بن اشعث سجستانی، السنن، کتاب الأدب، باب فی تنزیل الناس منازلهم (الریاض: دارالسلام ،۲۰۰٦)، ۲:۳۴۳۔

9۔ علی بن سلطان، الاثمار الجنیة فی اسماء الحنفیة ،۱:۱۳٦۔

10۔ عبدالقادر، الجواهر المضیة فی طبقات الحنفیة، ۱:۱۰۔

11۔ نفس مصدر، ۱:۱۱، ۱۰۔

12۔ احمد بن جعفر کتانی، الرسالة المستطرفة (بیروت: دار الکتب العلمیة، ۱۴۰۱ھ)، ۱۔

کتب طبقات ان کتابوں کو کہتے ہیں جن میں راویوں کا تذکرہ، ان کے احوال وواقعات اور روایتوں کا ذکر طبقہ در طبقہ مؤلف کے زمانے تک کیا جائے۔

مذکورہ بالا تعریف فنّ حدیث میں لکھی جانے والی کتبِ حدیث کی صحیح ترجمانی کرتی ہے جبکہ طبقاتِ فقہا پر لکھی جانے والی کتب میں فقہائے کرام کا درجہ بدرجہ صدی کے اعتبار سے اور علم وفضل کے اعتبار سے جبکہ بعض کتابوں میں فقہا کے اسمائے گرامی کے حروف تہجی کے اعتبار سے ذکر کیا جاتا ہے جس میں ان کا سن ولادت، سن وفات، جائے پیدائش، القاب، کنیتیں اور کتب کو بیان کیا جاتا ہے۔

ذیل میں طبقاتِ فقہا پر جو کتب تصنیف کی گئیں ہیں ان کا مختصر تعارف ذکر کیا جاتا ہے۔

فضائل أبی حنيفة وأخباره ومناقبه

یہ کتاب ابو القاسم عبد اللہ بن محمد (متوفی:335) کی تصنیف ہے۔۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں سب سے پہلے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تفصیلی حالات زندگی بیان کیے ہیں۔ پھر اس کے بعد اپنی اس کتاب میں ایک باب باندھا ہے "ذکر ماانتهی الینا من العلما والفقهاء والمحدثین الذین أخذوا عن أبی حنيفة الحديث والفقه" اس باب کے ذیل میں آپ نے "فمن أهل الكوفة ،ومن أهل مكة ،ومن أهل المدينة ،ومن أهل اليمن ،ومن أهل البصرة،ومن أهل اليمامة، ومن أهل واسط ،ومن أهل الجزيرة ،ومن أهل الشام ومصر ،ومن أهل الری وخراسان" کے نام سے آپ نے ابواب باندھے ہیں اور ان شہروں اور ملکوں میں رہنے والے فقہائے احناف جنہوں نے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض کیا ان کا ذکر کیا ہے۔[13]

أخبار أبی حنيفة وأصحابه

یہ کتاب عبد اللہ حسین بن علی الصمیری (متوفی:436ھ) کی تصنیف ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں سب سے پہلے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی تفصیلاً بیان کیے ہیں۔ پھر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے

13- عبد الله بن محمد سعدی، فضائل أبی حنيفة وأخباره ومناقبه (مكة مكرمة:المكتبةالامدادية،١٤٣١ھ)، ٢٢٢-١٣٣،.

اصحاب کا تذکرہ کیا ہے۔ جس میں قاضی ابو یوسف، زفر بن ہذیل، داؤد طائی، محمد بن حسن شیبانی، حسن بن زیاد، عبد اللہ بن مبارک، اسماعیل بن حماد بن أبي حنیفۃ، عیسی بن آبان بن صدقۃ رحمۃ اللہ علیہم کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب کے طبقات بیان فرمائے اور باب کا نام "طبقات أصحاب أبی حنیفة رضی الله عنه الی وقتنا هذا" رکھا۔[14]

طبقات الفقهاء

یہ کتاب ابو اسحق شیرازی شافعی (متوفی:476ھ) کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب دارالرائک العربی، بیروت سے ڈاکٹر احسان عباس کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں سب سے پہلے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا ہے، جنہیں فقہ میں مہارت اور شہرت حاصل تھی۔ اور اس کے بعد تابعین فقہا کا شہروں کی مناسبت سے ذکر کیا گیا ہے۔ پہلے مدینہ منورہ، پھر مکہ مکرمہ، یمن، شام اور جزیرہ، مصر، کوفہ، بصرہ، بغداد اور آخر میں خراسان سے تعلق رکھنے والے فقہائے کرام کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے بعد مذاہب خمسہ (شافعیہ، حنفیہ، مالکیہ، حنبلیہ، ظاہریہ) کے فقہا کا ذکر کیا گیا ہے۔

الجواهر المضية فی طبقات الحنفية

عبد القادر بن محمد القرشی[15] (متوفی:775) کی یہ کتاب پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ طبقاتِ فقہا حنفیہ پر ایک ضخیم کتاب ہے۔ اس کتاب میں ایک مقدمہ ہے جو کہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کل 2115 فقہائے کرام کے تراجم ذکر کیے ہیں۔

14۔ حسین بن علی صمیری، أخبار أبی حنیفة وأصحابه (بیروت: عالم الکتب، ۱۴۰۵ھ)، ۱۵۵۔

15۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین ہے، آپ فقیہ اور محدث تھے۔ آپ کی تصانیف میں سے الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیہ، کتاب البستان فی مناقب النعمان اور کتاب الرد علی ابن ابی شیبہ زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کی وفات ربیع الاول کے مہینے میں ۷۷۵ھ میں ہوئی۔

سبب تالیف

مصنف رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"زمانہ طالب علمی میں مجھے ایک ایسی جامع کتاب لکھنے کا شوق تھا کہ جس میں اصحاب حنفیہ کے تراجم کو جمع کیا جائے چونکہ فقہائے حنفیہ کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لیے اتنی بڑی تعداد کے تراجم کا احاطہ کرنا انتہائی دشوار تھا۔ چنانچہ میں دشواری کی وجہ سے اس کارخیر سے باز رہا اور متقدمین کی کتب میں جانچ پڑتال کرتا رہا۔ پھر سب سے پہلے مجھے اس کام پر میرے استاذ علامہ قطب الدین عبد اللہ الکریم نے اُبھارا اور اس کام کے لئے مجھے کتب تواریخ بھی دیں اور امام ابو العلاء البخاری کے فوائد و نکات بھی مہیا کیے اور میں نے اس باب میں ان سے بہت زیادہ استفادہ کیا۔ اسی طرح میرے استاذ امام علامہ ابو الحسن السبکی نے مجھے اس کام کی ترغیب دی اور اس کام کے لئے مجھے چند کتب بھی مہیا کی جیسے امام حاکم کی تاریخ نیشاپور وغیرہ، میں نے اس کتاب سے مفید چیزیں لیں اور اس کام میں سب سے زیادہ مہربانی ہمارے شیخ علامہ ابو الحسن علی المارديني نے کی اور بہت زیادہ مدد کی۔ میں جب تک اس کام میں مشغول رہا میں ان کے پاس مسلسل حاضر ہوتا رہا اور مفید چیزوں کی طرف وہ میری رہنمائی کرتے رہے۔"[16]

مشتملات:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو حروف تہجی پر ترتیب دیا۔

(۱)۔ کتاب کا مقدمہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔

۱۔ پہلا باب: اللہ تعالی کے اسماء حسنی کے بیان میں

۲۔ دوسرا باب: نبی کریم ﷺ کے اسماء کے بیان میں

۳۔ تیسرا باب: البستان فی مناقب إمامنا النعمان سے منتخب حصّہ پر مشتمل ہے۔"[17]

(۲)۔ کتاب الکنی (ترجمہ نمبر: ۱۸۷۲ تا ۱۹۹۳)[18]

---

[16]۔ عبد القادر قرشی، الجواهر المضيئة في طبقات الحنفية، ۱:۱۰۔

[17]۔ نفس مصدر، مقدمۃ التحقیق، ۱:۴۷۔

(۳)۔کتاب الذیل علی الکنی(۱۹۹۴تا۲۰۰۷)[19]

(۴)۔کتاب النساء(۲۰۰۸تا۲۰۱۲)[20]

(۵)۔کتاب الأنساب(۲۰۱۳تا۲۰۵۶)[21]

(۶)۔کتاب الألقاب(۲۰۵۷تا۲۱۰۹)[22]

(۷)۔کتاب من عرف بابن فلاں(۲۱۱۰تا۲۱۱۵)[23]

نظم الجمان فی طبقات أصحاب إمامنا النعمان

یہ قلمی مخطوطہ ابراہیم بن محمد ابن دقماق(متوفی:790) کی تصنیف ہے۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب قاضی جلال الدین شافعی کی جانب سے ابتلاء کا سبب بنی۔حاجی خلیفہ کے مطابق قلمی مخطوطہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔پہلی جلد میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا گیا ہے جبکہ دوسری اور تیسری جلد میں امام اعظم کے اصحاب رحمہم اللہ کے تراجم ذکر کیے گئے ہیں اور حاجی خلیفہ نے لکھا ہے کہ انہوں نے پہلی اور دوسری جلد جو کہ مصنف کی تحریر اور خط کے ساتھ ہے اس کا مشاہدہ کیا ہے۔[24]مقالہ نگار نے نظم الجمان کے مخطوطہ کی تیسری جلد دیکھی جو کہ تین طبقات (پانچواں،چھٹا اور ساتواں) پر مشتمل ہے۔مصنف نے پہلے بالترتیب تینوں طبقات کے فقہا کے اسماء ذکر کیے ہیں پھر بالترتیب فقہا کے تراجم ذکر کیے ہیں۔تیسری جلد کے اختتام پر مصنف رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "تیسری جلد اللہ تعالی کے فضل اور توفیق سے اختتام پذیر ہوئی اور

18۔ نفس مصدر،۴:۷۔

19۔ نفس مصدر۔۴:۱۰۱۔

20۔ نفس مصدر،۴:۱۱۷۔

21۔ نفس مصدر،۴:۱۲۵۔

22۔ نفس مصدر،۴:۲۵۶۔

23۔ نفس مصدر،۴:۴۵۱۔

24۔ مصطفی بن عبداللہ جلبی،کشف الظنون عن أسامی الکتب والفنون(**بغداد:**مکتبۃ المثنی،۱۹۴۱م)،۲:۱۰۹۸۔

چوتھی جلد کے آغاز میں آٹھویں طبقہ کے فقہا کا ذکر کیا جائے گا۔" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قلمی مخطوطہ تین سے زیادہ جلدوں پر مشتمل ہے۔(25)

تاج التراجم

یہ کتاب زین الدین قاسم بن قطلوبغا السودونی[26] (متوفی:879ھ) کی تصنیف ہے۔ آپ کی پیدائش 802ھ میں قاہرہ میں ہوئی اور سن وفات 879ھ ہے۔ یہ کتاب محمد خیر رمضان یوسف کی تحقیق کے ساتھ دار القلم، بیروت سے پہلی مرتبہ 1413ھ میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کی "تقدیم" محمد خیر یوسف لکھتے ہیں:

> یہ کتاب پہلی مرتبہ 1279 میں شائع ہوئی اور دوبارہ مکتبۃ المثنی بغداد نے 1382ھ میں شائع کی۔"(27)

قاسم بن قطلوبغا السودونی (متوفی:879ھ) اس کتاب کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "جب میں اپنے شیخ امام عالم علامہ امام العارفین شہاب الدین احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد المقریزی کی کتاب "التذکرۃ" پر مطلع ہوا تو میں نے دیکھا کہ انہوں نے اپنی کتاب میں آئمہ احناف کے تراجم ذکر کیے، میں نے چاہا کہ ان فقہا کے تراجم کا اضافہ کروں جن کا تعارف مجھے آسانی سے میسر آسکے، اور اس میں اختصار کو پیش نظر رکھوں۔ میں اللہ سبحانہ وتعالی سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لیے اس کتاب کا خاتمہ آسان فرمائے۔"[28]

اس کتاب میں حروف تہجی کے مطابق فقہائے کرام کے تراجم ذکر کیے گئے ہیں۔

25۔ ابراہیم بن محمد قاہری، نظم الجمان فی طبقات أصحاب إمامنا النعمان، مخطوط، ۳:۲۰۵۔

26۔ آپ ۸۰۲ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ کنیت ابو العدل اور لقب زین الدین ہے۔ اپنے وقت کے امام، فقیہ اور محدث تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی، ابن ہمام، تاج احمد فرغانی، عز بن عبد السلام بغدادی اور عبد اللطیف کرمانی سے علم حاصل کیا۔ آپ نے ستر سے زیادہ کتب تصنیف کیں۔ ۴ ربیع الآخر ۸۷۹ھ میں حارہ الدیلم میں وفات پائی۔

27۔ قاسم بن قطلوبغا سودانی، تاج التراجم (دمشق: دار القلم ۱۴۱۳ھ)، ۷۔

28۔ قاسم بن قطلوبغا، تراجم الحنفیہ، ۸۵۔

طبقات الفقهاء

یہ کتاب طاش کبری زادہ[29] (متوفی:967ھ) کی تصنیف ہے،اس کتاب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی بیان کیے ہیں اور پھر طبقاتی اسلوب پر اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور کتاب "الشقائق النعمانية فی علماء الدولة العثمانية"[30] بھی ہے اور یہ کتاب بھی فقہائے حنفیہ کے بارے میں ہی ہے،اس کتاب میں فقہائے حنفیہ کو دس طبقات میں بیان کیا گیا ہے۔

طاش کبری زادہ رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

> "یہ کتاب مختصر ہے جس میں طبقات حنفیہ کو ذکر کیا گیا ہے،اس کتاب میں ہر طبقہ میں سے ان آئمہ کرام کا ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے علم شریعت کو نقل کیا اور اسے آگے پھیلایا۔فقہائے کرام کا ذکر ان کے درجات کے مطابق کیا ہے جو ان میں اقدم اور اعلیٰ ہے اسے دوسروں پر مقدم کیا ہے۔فقیہ کے لئے فقہا کی معرفت کے سوا کوئی چارہ نہیں اس لیے کہ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ محل اتفاق میں اجماع کے انعقاد کے حوالے سے کس کا قول معتبر ہو گا اور محل اختلاف میں کس کے قول سے صرف نظر کیا جائے گا اور اقوال میں تعارض کے وقت کس کے قول کو ترجیح دی جائے گی چنانچہ جو ان میں سے زیادہ علم اور تقویٰ والا ہے اس کے قول کو معتبر جانا جائے گا۔واللہ المستعان"[31]

اسلوب

(ا)۔مصنف نے ابن کمال پاشا کی طبقاتی تقسیم کو اپنی کتاب کے آغاز میں ذکر کیا ہے۔[32]

29۔ آپ ۱۴ ربیع الاول ۹۰۱ھ کو پیدا ہوئے،علم صرف،نحو اور منطق اپنے والد گرامی سے حاصل کیے،اور صحیح بخاری اپنے استاذ علی محمد تونسی سے پڑھی اور سند اجازت بھی حاصل کی۔۹۳۳ھ میں قسطنطنیہ کے مدرسہ میں مدرس مقرر ہوئے۔۹۵۲ھ میں قسطنطنیہ میں قاضی مقرر ہوئے یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں خراب ہو گئیں تو آپ نے اس منصب سے استعفیٰ دے دیا۔

30۔ احمد بن مصطفیٰ طاش کبری زادہ،**الشقائق النعمانية فی علماءالدولة العثمانية** (**بیروت**:دارالکتب العربی، س ن)،۱۵۔

31۔ احمد بن مصلح الدین طاش کبری زادہ،**طبقات الفقهاء** (**موصل**:مطبعة الزهراء الحديثة،۱۹۶۱)،۶۔

32۔ نفس مصدر، ص ۷۔

(۲)۔ مصنف نے کتاب میں فقہا کو مقام و مرتبہ کے لحاظ سے رکھا ہے۔ سب سے پہلے امام اعظم کا تعارف، پھر امام ابو یوسف، امام محمد اور امام زفر کا بالترتیب ذکر کیا ہے حالانکہ امام زفر کا سن وفات امام یوسف سے بھی پہلے ہے۔ امام ابو یوسف کا سن وفات 183ھ ہے جبکہ امام زفر کا سن وفات 158ھ ہے۔

(۳) مصنف نے فقہا کے تراجم بیان کرنے میں زیادہ استفادہ علامہ قرشی کی کتاب الجواھر المضیۃ سے کیا ہے۔

(۴)۔ مصنف نے سب سے آخر میں ابن کمال پاشا کا ذکر کیا ہے ۔[33]

طبقات الحنفية

اس کتاب کے مصنف کا نام مولی علاء الدین علی بن أمر اللہ الحمیدی المعروف بابن الحنائی وقنالی زادہ (متوفی :979ھ) ہے ۔ یہ کتاب ڈاکٹر محی ہلال السرحان کی تحقیق کے ساتھ پہلی مرتبہ "مطبعۃ (دیوان الوقف السنی) بغداد "سے 1426ھ بمطابق 2005م میں شائع ہوئی۔ محقق نے اپنی اس تحقیق کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلی قسم دو فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں مؤلف کے حالات زندگی، شیوخ، تلامذہ، آپ کی مؤلفات، طبقات حنفیہ پر لکھی جانے والی کتب کے اسماء، کتاب کے منہج واسلوب اور مقام و مرتبہ کو بیان کیا گیا ہے اور دوسری قسم میں متن کتاب کو ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب کا موضوع

ڈاکٹر محی الدین ہلال السرحان اس کتاب کے موضوع کے بارے میں لکھتے ہیں:

"یہ وہ کتاب ہے جو مختصر ہے جس میں فقہائے حنفیہ کے تراجم (حالات زندگی) کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کی ابتداء امام اعظم ابو حنیفہ (متوفی:150) سے ہوتی ہے اور ابن کمال پاشا (متوفی:940) پر ختم ہوئی ہے۔"[34]

کتاب کا منہج

ابن الحنائی اپنی اس کتاب کے منہج واسلوب کے بارے میں لکھتے ہیں:

33۔ نفس مصدر، ۱۳۶، ۱۳۵۔

34۔ علی بن امر اللہ، **طبقات الحنفیہ**، ۱:۸۸۔

"یہ کتاب مختصر ہے اور طبقات فقہا احناف کو اس میں ذکر کیا گیا ہے۔ میں نے اس کتاب میں مشہور آئمہ کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے ہر طبقہ میں علم شریعت کو نقل کیا اور آئمہ کرام کے درمیان اس کو پھیلایا۔ان کے احوال، درجات کے مطابق ہیں۔جو قدیم ہے اسے مقدم کیا گیا ہے اور اس کتاب کو عمدہ اور مناسب ترتیب پر بیان کیا گیا ہے۔"[35]

مذکورہ بالا اقتباس سے معلوم ہوا کہ اس کتاب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے فقہائے کرام کا تقدیم کے اعتبار سے تذکرہ کیا ہے جو سن ولادت کے لحاظ سے مقدم ہے اس کا ذکر پہلے کیا ہے۔

ڈاکٹر محی الدین ھلال السرحان کتاب کے منہج واسلوب کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ابن الحنائی نے اس کتاب میں عموم کو پیش نظر رکھتے ہوئے مشہور فقہا کے تراجم کو اختصار کے ساتھ کیے ہیں، جس قدر بڑا فقیہ ہے اس کے حالات زندگی اس قدر ضخیم ہیں۔ بعض فقہا کے تراجم ایک صفحہ پر مشتمل ہیں اور بعض کے ایک سطر پر۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو اکیس طبقات میں تقسیم کیا ہے اور اکثر زمانہ کے تسلسل کا لحاظ رکھا ہے۔امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ سے کتاب کا آغاز کر کے ابن کمال پاشا[متوفی:940]پر کتاب کا اختتام کیا ہے۔"[36]

ڈاکٹر محی الدین ہلال کے تبصرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مشہور فقہائے کرام کے تراجم پر انحصار کیا ہے۔اور تراجم کے دوران فقیہ کی علمی شان و شوکت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔اسی وجہ سے بعض فقہائے کرام کے حالات زندگی ایک صفحہ پر مشتمل ہیں اور بعض کے ایک سطر میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تفصیلی حالات بیان کیے گئے ہیں اور فقہائے کے اکیس طبقات بیان کیے ہیں۔اور کل 276فقہائے کرام کا ذکر کیا ہے۔طبقہ اول میں امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم سے آغاز کیا ہے اور آخری طبقہ میں احمد بن سلیمان المعروف با بن کمال پاشا پر اختتام کیا ہے۔

35۔ نفس مصدر، ۱:۳۹۔

36۔ نفس مصدر، ۱۰۱۔

إعلام الأخبار من فقهاء مذهب النعمان المختار

اس کتاب کے مصنف کا نام محمود بن سلیمان کفوی[37] (متوفی:990ھ) ہیں۔یہ کتاب ایک قلمی نسخہ ہے جو کہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ کیا ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا ذکر کیا گیا ہے، بالخصوص خلفائے راشدین اور فقیہ صحابہ کرام اور کثیر الروایت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا ہے۔پھر تابعین فقہا کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے "كتيبة الأيمة المجتهدين وأصحاب المذهب وأهل اليقين"[38] کے نام سے باب باندھا ہے جس میں آئمہ مجتہدین کا ذکر کیا ہے اور پھر "كتاب أعلام الأيمة الحنفية وكواكب الأخيار الملة الحنفية من ذوى الفتيا والقضاة على حسب الأمصار والطبقات بالأسانيد والضعنات"[39] کے نام سے باب باندھا ہے جس میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کا ذکر کیا ہے جو افتاء اور قضاء کا کام کرتے رہے ہیں۔اور اس کے بعد اپنی اس کتاب کو بائیس حصوں میں تقسیم کیا ہے اور اس حصہ کے لئے "الكتيبة" کا لفظ استعمال کیا ہے جیسے کہ آپ پہلی حصہ کے بارے میں لکھتے ہیں: "الكتيبة الأولى فى تلامذة أبى حنيفة الإمام المجتهد المتقدم أبو يوسف يعقوب بن إبراهيم بن حبيب بن سعد الأنصارى "[40]

الأثمار الجنية فى أسماء الحنفية

یہ کتاب علی بن سلطان محمد القاری[41] کی تصنیف ہے۔آپ کا سن وفات 1014ھ ہے۔یہ کتاب پہلی مرتبہ کا ڈاکٹر عبد المحسن عبد اللہ احمد کی تحقیق کے ساتھ، پہلی مرتبہ "دیوان الوقف، بغداد" سے 1430ھ بمطابق 2009م میں شائع

37۔ آپ علوم عقلیہ و نقلیہ کے جامع اور متبحر عالم دین تھے۔آپ نے محمد بن عبد الوہاب اور سید محمد بن عبد القادر سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ایک مدت تک درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے شعبہ سے منسلک رہے۔آپ نے ۹۹۰ھ میں وفات پائی۔

38۔ محمود بن سلیمان کفوی، إعلام الأخبار من فقهاء مذهب النعمان المختار، ۹۲، مخطوط۔

39۔ نفس مصدر، ۱۰۸۔

40۔ نفس مصدر، ۱۱۰۔

41۔ آپ ملا علی قاری کے نام سے مشہور ہیں، لقب نور الدین ہے، ہرات میں پیدا ہوئے۔احمد بن حجر ہیثمی مکی، ابو الحسن بکری، عبد اللہ سندی اور قطب الدین مکی سے علم حاصل کیا، آپ نے بہت ساری کتب تصنیف کیں، جن میں سے مرقاۃ شرح مشکوۃ اور شرح فقہ اکبر زیادہ مشہور ہیں، آپ نے شوال ۱۰۱۴ھ میں مکہ میں وفات پائی۔

ہوئی۔اس کی دو جلدیں ہیں اور محقق نے اسے دو ابواب میں تقسیم کیا ہے۔پہلا باب دو فصلوں پر مشتمل ہے۔پہلی فصل میں مصنف کے حالات زندگی اور خدمات اور دوسری فصل میں کتاب کا منہج واسلوب اور بنیادی اور ثانوی مصادر، جن سے مصنف نے استفادہ کیا تھاان کا ذکر کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسرا باب متن پر مشتمل ہے۔سب سے پہلے امام اعظم ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ کے تفصیلی حالات بیان کیے گئے ہیں پھر آپ کے جلیل القدر تلامذہ کا ذکر کیا گیا ہے۔اس کے بعد مختلف ممالک اور شہروں سے آنے والے آپ کے تلامذہ کا ملکوں اور شہروں کے اعتبار سے ذکر کیا گیا ہے۔مصنف نے 730 فقہا کا ذکر کیا ہے۔اس کے بعد کتاب الکنی، کتاب النساء، کتاب الأنساب اور کتاب الجامع کے نام سے ابواب ذکر کیے ہیں۔اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ڈاکٹر محمد ضیاء الدین الانصاری کی تحقیق کے ساتھ "خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ،ہند" سے 2002ء میں شائع ہوا۔یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔پہلا باب طبقات حنفیہ پر لکھی جانے والی کتب کے بارے میں ہے۔دوسرا باب مصنف کے حالات زندگی ،تیسرا باب ہم عصر علما کا تعارف،چوتھا باب مصنف کی کتب بالخصوص مصنف کی تراجم پر لکھی گئی کتب پر مشتمل ہے۔پانچواں باب مصنف کے علمی مقام ومرتبہ اور چھٹا باب متن کتاب پر مشتمل ہے۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں سب سے پہلے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا ہے اور اسکے بعد آپ کے مشہور تلامذہ کا ذکر کیا ہے چنانچہ آپ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں:

> "فصل:فی بقیة طبقات الحنفیة المشهورین فی طریقة الحنفیة أودرها علی ترتیب الحروف الهجائیة وهی خلاصة الجواهر المضیة والزواهر المرضیة [42]
>
> (فصل: دیگر طبقات حنفیہ کے بیان میں جو حنفی طریقہ پر مشہور ہیں،انہیں حروف تہجی کی ترتیب پر ذکر کیا گیا ہے اور یہ الجواھر المضیۃاور الزواھر المرضیۃ کا خلاصہ ہے۔)

محقق اس کتاب کے چوتھے باب میں لکھتے ہیں کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری صدی ہجری سے آٹھوی صدی ہجری تک کے فقہائے حنفیہ کے حالات زندگی اس کتاب میں ذکر کیے ہیں جنکی تعداد 718 ہے اور اس کے بعد "باب الکنی" کے نام سے باب باندھا ہے اور ان فقہائے کرام کا ذکر کیا ہے جو کنیت کے ساتھ مشہور ہیں اور اس کے تحت 55 فقہائے کرام کا ذکر کیا ہے۔پھر "کتاب النساء" کے نام باب باندھا ہے اور اس کے تحت 5 فقیہات کا ذکر کیا ہے۔پھر "کتاب الأنساب" کے نام سے

42۔ علی بن سلطان محمد ہروی،الأثمار الجنیة فی أسماء الحنفیة(عراق: دیوان الوقف السنی،۱۴۳۰ھ)،ص،۲۹۵۔

باب باندھا ہے اور اس کے تحت 142 انساب کا ذکر کیا ہے۔اور پھر "کتاب الجامع "لائے ہیں اور اس میں مختلف فوائد ذکر کیے ہیں۔[43] یہ کتاب حروف تہجی کے اعتبار سے تالیف کی گئی ہے۔

الطبقات السنية في تراجم الحنفية

اس کتاب کے مصنف تقی الدین بن عبد القادر التمیمی [44](متوفی :1010ھ)ہیں۔ یہ کتاب عبد الفتاح محمد الحلو کی تحقیق کے ساتھ "دارالرفاعی، ریاض "سے پہلی مرتبہ 1403ھ بمطابق 1983م میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب چار جلدوں میں ہے ۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب میں خطبہ کے بعد " تاریخ" کے متعلق چند مفید مباحث ذکر کی ہیں۔اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی سیرت، صفات، اسماء، اخلاق اور معجزات کو ذکر کیا ہے۔پھر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔اور اس کے حروف تہجی کے اعتبار سے فقہائے حنفیہ کا ذکر کیا ہے۔پہلی جلد میں 276 فقہائے کرام کا ذکر کیا ہے۔دوسری جلد میں 620 فقہائے کرام کا ذکر مکمل کیا ہے۔تیسری جلد میں 894 فقہائے کرام کا ذکر مکمل کیا ہے۔چوتھی جلد میں 1388 فقہائے کرام کا ذکر مکمل کیا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ ابن کمال پاشا کی طبقاتی تقسیم بھی اپنی کتاب میں ذکر کی ہے، اور اسے بہت عمدہ تقسیم قرار دیا ہے۔[45]

مهام الفقهاء

یہ کتاب محمد کامی الادرنوی کی تصنیف ہے۔ یہ ایک قلمی مخطوطہ ہے۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ کتاب حروف تہجی کے اعتبار سے تالیف کی گئی ہے ۔[46]مصنف نے اس کتاب میں ابن کمال پاشا کی مشہور طبقاتی تقسیم کو بھی ذکر کیا ہے۔[47]اس کے بعد آئمہ اربعہ کے تراجم ذکر کیے ہیں اور پھر آئمہ احناف کا تذکرہ کیا ہے۔

43۔ نفس مصدر، ۳۲، ۳۱۔

44۔ آپ ۹۵۰ھ میں پیدا ہوئے، قاضی بھی رہے، آپ نے بہت ساری کتب تصنیف فرمائیں اور مصر میں ۵ جمادی الثانی بروز ہفتہ ۱۰۱۰ھ میں وفات پائی۔

45۔ تقی الدین بن عبد القادر تمیمی، الطبقات السنية في تراجم الحنفية (بیروت: دارالقلم ۱۴۰۹ھ) ۴۳، ۴۱۔

46۔ محمد کامی ادرنوی، مهام الفقهاء، مخطوطہ، ۲۔

47۔ نفس مصدر، ۳، ۲۔

الفوائد البهية فى تراجم الحنفية

اس کتاب کے مصنف کا نام ابو الحسنات علامہ محمد عبدالحی الکنوی[48] ہے۔اس کتاب کی تصحیح سید محمد بدر الدین أبو فراس النعسانی نے کی اور کچھ زوائد کا اضافہ بھی کیا ہے۔یہ کتاب "دارالکتاب الاسلامی، القاہرہ" سے شائع ہوئی ہے۔یہ کتاب خطبہ، مقدمہ متن اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔اس کتاب میں کل ۵۸۷ فقہائے کرام کا تذکرہ کیا گیا ہے اکثر فقہائے کرام حنفی ہیں، بعض شافعی اور مالکی فقہا کا بھی ذکر کیا ہے۔یہ کتاب حروف تہجی کے اعتبار سے لکھی گئی ہے۔[49]کتاب کا خاتمہ دو فصلوں پر مشتمل ہے۔پہلی فصل میں مبہمات کی تعیین کی گئی ہے[50]یعنی اکثر فقہائے کرام نے کتب فقہ کے اندر صرف وصف، نسبت اور کنیت کا ذکر کیا ہے اور اسی کنیت، نسبت یا وصف میں دوسرے فقہا بھی شریک ہوتے ہیں جس کی وجہ سے نام کے تعیین میں مشکل پیش آتی ہے۔مصنف نے اس فصل میں اس کی وضاحت کی ہے اور کنیت، نسبت اور وصف مع اسم ذکر کیے ہیں۔

حدائق الحنفية

اس کتاب کے مصنف کا نام مولوی فقیر محمد جہلمی[51] رحمۃ اللہ علیہ ہے۔یہ کتاب "مکتبہ ربیعہ سلام مارکیٹ بنوری ٹاؤن ،کراچی" سے شائع ہوئی۔اس کتاب کا حواشی اور تکملہ خورشید احمد خان، ایم اے نے لکھا ہے۔ یہ کتاب ایک مقدمہ اور تیرہ(13)حدائق پر مشتمل ہے۔اس کتاب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر 1300ھ تک کے فقہائے احناف کے حالات زندگی جامعیت اور اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ذکر فرمائے ہیں۔

48۔ آپ ۲۶ ذوالقعدہ ۱۲۶۴ھ بمطابق ۲۴ اکتوبر ۱۸۴۸ء کو باندہ، ہندوستان میں پیدا ہوئے۔آپ نے دس سال کی عمر میں حفظ اور سترہ سال کی عمر میں درس نظامی کی تکمیل کرلی تھی۔آپ نے سو سے زائد کتب تصنیف کیں۔علم حدیث اور علم التراجم کے بہت ماہر تھے۔آپ نے ۱۳۰۴ھ کو جوانی کی عمر میں وفات پائی۔

49۔ عبدالحی لکنوی، الفوائد البهية فى تراجم الحنفية (قاہرہ: دارالکتاب الاسلامی)، ۴۔

50۔ نفس مصدر، ۲۳۳۔

51۔ آپ ۱۲۶۰ھ میں موضع چتن، جہلم شہر میں پیدا ہوئے، میاں قطب الدین، میاں غلام محمد، مولوی نور احمد، مولوی عبد الکریم اور مولوی محمد حسن وغیرہ سے اکتساب علم کیا۔چند کتب تصنیف کیں، ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۶ء بمطابق ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۳۴ھ ظہر کی نماز ادا کرتے ہوئے انتقال ہوا، جہلم شہر کے قبرستان میں اپنے بیٹے سراج الدین کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

اس کتاب میں علما وفقہا کا تذکرہ سن وفات کے اعتبار سے کیا گیا ہے[52] اور جن علما وفقہا کی تاریخ وفات حتمی طور پر معلوم نہیں ہو سکی مصنف نے ان کا ہر ایک صدی کے آخر میں جس میں وہ فوت ہوئے ذکر کر دیا ہے۔ اس کتاب میں کل 914 علما وفقہا کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ جن میں سے 180 برصغیر کے ہیں اور 734 بیرون برصغیر یعنی برصغیر کے علاوہ دیگر ممالک میں رہنے والے ہیں۔ کتاب کے تکملہ میں 103 علما وفقہا حنفیہ کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب تین سال کے عرصہ میں 1297ھ میں مکمل ہوئی اور مطبع نولکشور سے تین مرتبہ شائع ہوئی، پھر لاہور سے شائع ہوئی تھی مگر عرصہ دراز تک نایاب رہی۔ پھر اسے مکتبہ ربیعہ کراچی سے شائع کیا گیا۔ مصنف نے ابن کمال پاشا کی طبقاتی تقسیم کو بھی ذکر کیا ہے۔[53]

خلاصہ بحث

اس بحث کا خلاصہ مندرجہ ذیل امور کی صورت میں ذکر کیا جا سکتا ہے:

- طبقات نگاری بنیادی طور پر علم تاریخ کا پہلو ہے۔
- طبقات نگاری کی مختلف اقسام ہیں جیسے طبقات المفسرین، طبقات المحدثین وغیرہ۔ ان میں سے ایک طبقاتِ فقہا بھی ہے۔ چاروں مذاہب (حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ) کے اپنے طبقات ہیں۔
- اہل علم کے لئے ان طبقات کی معرفت از حد ضروری ہے اس لیے طبقات فقہا کی معرفت سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ کونسا فقیہ کس درجہ میں ہے اور اختلاف روایات کے وقت کس کی روایت کو ترجیح دی جائے گی۔
- تمام مذاہب کے علما نے اپنے مذہب کے فقہا کی طبقہ بندی کرتے کتب تصنیف کیں ہیں، اسی طرح طبقات فقہائے حنفیہ پر بھی کتب لکھی گئی ہیں۔
- طبقاتِ فقہائے حنفیہ پر جو کتابیں تحریر کی گئیں ہیں ان کا اسلوب اور منہج مختلف ہے۔ بعض کتابیں ایسی ہیں جن میں فقہا کے تراجم حروف تہجی کے لحاظ سے ذکر کیے گئے ہیں جبکہ بعض کتابیں ایسی ہیں جن میں فقہا کے علم وفضل کا اعتبار کیا گیا ہے اور کچھ کتابیں ایسی ہیں جن میں فقہا کے سن وفات کا لحاظ کیا گیا ہے۔
- الجواھر المضیۃ اس فن میں سب سے ضخیم کتاب ہے اور مصدر اول کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ کتاب حروف تہجی کے اعتبار سے تحریر کی گئی ہے اور بعد میں جو کتابیں تالیف کی گئیں ہیں ان سب میں اس کتاب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

52۔ فقیر محمد جہلمی، حدائق الحنفیۃ (کراچی: مکتبہ ربیعہ)، ص ۱۸۔

53۔ نفس مصدر، ۴۰۔

Bibliography

1. *Abū ʿAbdullah, Ḥussuain Bin Alī, Al-Ṣamīrī, Akhbār-O-Abī Ḥanīfah Wa Aṣkhābuhoo, Ālim Al-Kitub, Beirūt, 1423ah.*
2. *Abū Al-Fidā, Qāsim Ibni Qaṭlūbaghā, Al-Sodānī, Tāj Al-Tarājim Fī Ṭabaqāti Al-Ḥanafiyyah, Dār Al-Qalam, 1413 Ah.*
3. *Adarnavī, Muḥammad Kamī, Muham Al-Fuqāha, Ṭabaqāt Al-Fuqāha, Makṭūṭah, Dār Al-Kitab Al-Waṭanīyah, Tīunas, Tārīkh Al-Taṣwīr, 1982.*
4. *Al-Katāni, Muḥammad bin JʿAfar, Al-Risālah Al-Mustaṭrifah, Dār Al-Kutub Al-Ilamīyyah, Beirūt.*
5. *Amjid ʿAlīAʿAẓmī, Bahār-E-Sharīat, Maktab Al-Madīnah, Bāb Al-Madīnah, Karāchi.*
6. *Bukharī, Muḥammad Bin Ismāīl, Al-Jamiʿ Al-Ṣaḥīḥ, DārIbniKathīr, Beirūt, 1408Ah.*
7. *Harwī, Qarī, ʿAlī Bin Sulṭān Muḥammad, Al-Athmār Al-Junīyah FīAsmāi Al-Ḥanafīyah, Dīwān Al-Waqaf Al-Sunī, Irāq.*
8. *IbniĀjā, Shams Al-Dīn, Muḥammad Bin Maḥmūd Bin Khalīl, ṬabaqātiAl-Ḥanafīyah, Dār Al-MʿArifah, Beirūt 1305 Ah.*
9. *Ibni Al-Ḥanāī, ʿAlī Bin Amarullah, Al-Ḥamīdī, Ṭabaqāt Al-Ḥanafīyah, Dīwān Al-Waqaf Al-Sunī, Irāq, 1426ah.*
10. *Jhelamī, Mulvī, Faqir Muḥammad, Ḥadāiq Al-Ḥanafīyah, Maktabahi Rabīʿah, Karāchi.*
11. *Kafwī, Maḥmūd Bin Suelimān, Ālām Al-Akhbār Min Fuqhā-E-Matahabi Al-Numān Al-Mukhtār, Makṭūṭah.*
12. *Muḥammad Amīn Bin ʿUmar Shāmā, SharḥʿAqūd Rasam Al-Muftī, Maktabah Al-Busharā, Karāchi, 1430ah.*
13. *Muṣṭafā Bin Abdullah Jalbī, Kashaf Al-Ẓanūn An Asāmī Al-KutabWa Al-Fanūn, Maktabah Al-Muthanā, Baghdad.*
14. *Qarī, ʿAlī Bin Sultān, Sham Al-ʿAwārid Fī Tham Al-Rawāfiḍ, Markaz Al-Furqān, Qāhirah, 1425 Ah.*
15. *Qarshī, Abd Al-Qadīr Bin Muḥammad, Al-Jawāhir Al-Muḍīyah Fī Ṭabaqāt Al-Ḥanafīyah, Dār Al-Aḥyā Al-Kutab Al-ʿArabīyah, 1408 Ah.*

16. Rumī, Qāzī, Muḥammad Kāmī Bin Ibrahīm, Al-Adranwī, Muhām Al-FuqāhaFīṬabqāt, Makṭūṭah.

17. Ṣamīrī, Qāzī, Ḥussain Bin ʿAlī, Akhbār-O-Abī Ḥanīfah Wa Aṣkhābuhoo, Ālam Al-Kutab, Beirūt, 1405 Ah.

18. Shirazī, AbūIsḥaq, Ibrahīm Bin ʿAlī, Ṭabaqāt Al-Fuqāha, Dār Al-Rāik Al-ʿArabī, Beirūt.

19. Sudūnī, Abū Al-Fidā, Qāsim Bin Qaṭlubaghā, Tāj Al-Tarājam, Dār Al-Qalam, Beirūt.

20. Sulimān Bin Ash'ath Sajistānī, Al-Sunan, Maktabah Dār Al-Salām, 2004.

21. Tamīmī, Taqī Al-Dīn Bin ʿAbd Al-Qādir, Al- Ṭabaqāt Al-Sunīyah FīTarājim Al-Ḥanfiah, Dār Al-Qalam, Beirūt, 1409Ah.

22. Ṭāshkabrī Zādah, Aḥmad Bin Muṣleh Al-Dīn, Ṭabqāt Al-Fuqāha, MaṭbʿAh Al-Zahrā Al-Ḥadithah, Mūsil, 1380 Ah.